مخالفت کرنے کا حق

25 جنوری 2014

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزاب اختلاف کے لیڈر

پر امن طریقے سے احتجاج کرنے کا حق جائز سیاسی سرگرمیوں کا حصہ ہے۔اظہار کا ایک طریقہ مخالفت کرنا ہے۔بغیر خوف کے ہر ایک شہری کو مطمئن نہ ہونے یا نہ ہونے کا حق حاصل ہے،احتجاج عدم اطمینانی کا طریقہ ہے۔

کیا ایک منتخب حکومت کے سر براہ کو یہ حق نہیں ملنا چاہیے؟ یہ ایک سوال ہے جو دلی کے وزیر اعلیٰ نے پوچھا ہے۔ایک منتخب حکومت کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور اس کے سر براہ کا فرض ہے کہ وہ آئین کے مطابق حکومت چلائے۔اگر ہم دلی میں عام آدمی پارٹی حکومت نے جو کچھ کیا اس کی تفصیلی تحقیق کریں تو اس سوال کا جواب خود ہی مل جائے گا۔وزیر، سیکریٹریٹ کو چھوڑ کر آ گئے۔انھوں نے پولیس کو پریشانی میں ڈال دیا اور ایسی جگہ پر دھرنہ پر بیٹھ گئے جہاں اس کی اجازت نہیں تھی۔انھوں نے قانون کی خلاف ورزی کی۔انھوں نے اپنے حامیوں کو پیغام بھیج کر بڑی تعداد میں جمع ہونے کو کہا،ان کے حامیوں نے پولیس کے بیریرس کو توڑنے کی کوشش کی۔سرکار کے سربراہ نے افراتفری پھیلانے کی وکالت کی۔انھوں نے پولیس والوں سے چھٹی پر چلے جانے، اپنی وردی اتارنے اور احتجاج میں شامل ہونے کو کہا۔انھوں نے دھمکی دی کہ ان کے لاکھوں حامی راج پتھ کی طرف مارچ کر کے یوم جمہوریہ کی پریڈ میں رخنہ اندازی کریں گے۔اگر دلی پولیس نے ان کے اعلان کے مطابق کام کیا ہوتا، اور اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر راج پتھ پر یوم جمہوریہ کی پریڈ کے دوران ان کے حامیوں کے ساتھ حملہ کر دیا ہوتا تو کیا یہ کہا جاتا کہ آئین کے مطابق حکومت چلائی جا رہی ہے۔اس سوال کا جواب یقینی طور پر نہیں ہے۔راج گھات پر دھرنے پر بیٹھنا اور پولیس والوں سے یہ کہنا کہ اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر یوم جمہوریہ میں رخنہ اندازی کریں دونوں میں کافی فرق ہے۔مجھے یقین ہے کہ اروند کیجریوال اس بات کو سمجھیں گے۔